اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

THE ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

نمبر ۹۱ ٹیلیفون

قیمت:- فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۶ | مورخہ ۵ صفر ۱۳۵۷ | یوم چہار شنبہ | مطابق ۷ اپریل ۱۹۳۸ء | نمبر ۸۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۵-اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج ۱۰ بجے رات کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج پھر شدید سر درد اور نزلہ کے باعث ناساز ہوگئی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خاص توجہ سے دعا کرتے رہیں۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ بعض ضروری امور کی سرانجام دہی کے لئے کراچی تشریف لے گئے ہیں۔

مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی، مولانا عبدالرحیم صاحب نیر، مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری اور مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ فلسطین جو جماعت احمدیہ دہلی کے سالانہ اجلاس میں شمولیت کے لئے گئے تھے۔ واپس آ گئے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری تلوار آسمان پر ہے

"ہم غریب اور ضعیف ہیں۔ نہ تلوار ہمارے ہاتھ میں ہے۔ اور نہ ہم اس امر کے واسطے مامور ہیں۔ کہ تلوار چلائیں۔ اور نہ ہمارے پاس جنگ کے سامان ہیں۔ لیکن ہماری تلوار آسمان پر ہے۔ دنیا میں جس عظیم الشان انقلاب کو ہم چاہتے ہیں۔ کہ لوگ خدا کی طرف جھکیں۔ اور اس کی ہستی پر ایمان لائیں۔ وہ ہمارے اختیار میں نہیں۔ کتابوں کے لکھنے سے بھی کچھ نہیں ہوتا۔ گو ایک ہرا بھرا باغ کی طرح دلائل کا مجموعہ ہم نے اکٹھا کیا ہے۔ لیکن اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے کچھ کرے گا۔ میرا قلب محسوس کرتا ہے۔ کہ اس وقت دنیا ایسی سخت غفلت میں پڑی ہوئی ہے۔ کہ بغیر الیم اور شدید عذاب کے ماننے والے نہیں۔ حدیثوں سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ نہیں فرمایا۔ کہ آنے والا مسیح مردوں کو زندہ کرتا پھرے گا۔ بلکہ یہ فرمایا کہ زندوں کو مارے گا۔" (بدر ۲۲ جون ۱۹۰۶ء)

مسیح موعود ہمیشہ فتح پائے گا۔

"فرمایا ہر ایک نبی جو دنیا میں آتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کے کسی نہ کسی اسم کا پرتو ہوتا ہے۔ مسیح موعود پر اللہ تعالیٰ کے غالب ہونے والے نام کا پرتو ہے۔ صوفیوں نے بھی لکھا ہے۔ کہ آنے والا مسیح ہمیشہ فتح پائے گا۔ اور کبھی مغلوب نہ ہوگا۔ دشمن ہزار اس کی مخالفت کریں مگر وہ ایسا وجود ہے۔ کہ اس کو ہمیشہ فتح ہی ہوگی شکست تو اس نے کھائی ہی نہیں۔" (بدر ۷ جون ۱۹۰۶ء)

انسان کی فضیلت اعمال صالحہ میں ہے

"ایک شخص نے تحریر کیا۔ کہ یہاں اور بہت لوگوں کو الہام ہوتا ہے مجھ کو خواب تک نہیں آتی۔ آپ دعا کریں۔ کہ مجھ کو بھی الہام ہوا کرے کیونکہ میری عمر کا ایک بہت بڑا حصہ اس میں گزرا ہے۔ اس لئے کوئی ایسی بات بتائیں جس سے میری مراد پوری ہو جائے۔ اس پر حضور نے لکھا:- السلام علیکم۔ الہام خدا تعالیٰ کا فعل ہے بندہ کی الہام میں فضیلت نہیں۔ بلکہ اعمال صالحہ میں فضیلت ہے اور اس میں کہ خدا تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے۔ سو نیک کاموں میں کوشش چاہیئے۔ تا کہ موجب نجات ہو۔ والسلام مرزا غلام احمد۔" (بدر ۲۷ جون ۱۹۰۶ء)

کسی کی برائی بیان کرنے میں جلد بازی مت کرو

"فرمایا جب تمہارے بھائیوں میں سے کوئی کمزور ہو۔ تو اس کے حق میں برا بولنے میں جلد بازی۔ نہ کرو۔ بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ پہلے ان کی حالت خراب ہوتی ہے۔ پھر یکدفعہ ایک تبدیلی کا وقت ان پر آ جاتا ہے۔ جیسا کہ ان کی جسمانی حالت بہت سے مرحلے طے کرتی ہے۔ پہلے نطفہ ہوتا ہے پھر خون کا لوتھڑا۔ اور ایک ذلیل سی حالت ہوتی ہے۔ پھر رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے۔ ایسا ہی انبیاء کے سوا سب لوگوں کو تمام مرحلے طے کرنے پڑتے ہیں۔ مامورمن اللہ کی صحبت سے انسان درست ہو جاتا ہے۔ اگر ہر شخص گھر سے ہی ابدال بن کر آتا۔ تو پھر سلسلہ بیعت کی ضرورت ہی کیا ہوتی۔ سلسلہ میں داخل ہو کر کمزور آدمی رفتہ رفتہ طاقت پکڑتا ہے۔ صحابہ کی پہلی حالت پر غور کرو۔ جب کافر مومن بن سکتا ہے۔ تو کیا ایک فاجر صالح نہیں بن سکتا۔ انسان کی کئی حالتیں آتی ہیں۔ اور کئی تغیرات واقع ہوتے ہیں۔" (بدر ۱۷ مئی ۱۹۰۶ء)

نمایندگان اور زائرین صاحبان کے متعلق

ضروری اعلان

بعض دوست مجلس مشاورت کی کارروائی سننے کے لئے باہر سے تشریف لاتے ہیں۔ اور ٹکٹ داخلہ کی درخواست کرتے ہیں۔ دفتر کے کارکنان کو اکثر احباب سے ذاتی تعارف نہیں ہوتا۔ کہ وہ دوست احمدی ہیں اور سلسلہ کے مخلص خادم ہیں۔ اس لئے ایسے احباب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ یا سکرٹری جماعت کی تصدیق بھی ساتھ لیتے آئیں۔ نیز نمایندگان پریذیڈنٹ یا امراء سے جو تصدیق لائیں۔ اس میں یہ بھی ضرور اندراج ہو۔ کہ ان کا انتخاب "الفضل" ۸ فروری ۱۹۳۸ء کی شرائط کے مطابق ہوا ہے:۔

پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

بہشتی مقبرہ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی دوسری دعا

"پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا۔ جو فی الواقعہ تیرے لئے ہو چکے۔ اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا رب العالمین"۔ کون احمدی ہے جو اس دعا کا مصداق نہ بننا چاہے۔ پھر وہ اصحاب جنہوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی۔ انہیں جلد اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

جماعت احمدیہ حلقہ مزنگ لاہور کا ایک جلسہ

۹ اپریل بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے شام بمقام محمد بخش بلڈنگ لٹن روڈ محلہ چاہ چھو زیر صدارت جناب چوہدری اسداللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں پیغام احمدیت پر مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ فلسطین تقریر کریں گے۔ احباب تشریف لاکر مستفید ہوں۔ سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ حلقہ مزنگ

درخواست ہائے دعا

چوہدری غلام محمد صاحب چک ۳۱ ضلع منٹگمری اپنے تین بچوں کی صحت کے لئے جو بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ محمد امیر صاحب بھا کا بھٹیاں اپنے خاندان میں نور احمدیت پھیلنے نیز اپنی مشکلات کے ازالہ کے لئے مولوی محمد صدیق صاحب مبلغین کلاس کے آخری امتحان میں کامیابی کے لئے۔ سید دار تفضل علی صاحب لکھنؤ اپنی صحت کے لئے جن کے داہنے پاؤں میں ایک عرصہ سے تکلیف ہے۔ عبدالغفار صاحب بانڈی پور کشمیر مولوی غلام محی الدین صاحب کے امتحان ایف۔ اے میں کامیابی کے لئے۔ دوست محمد خان صاحب رہتک مخالفین کی شرارتوں کے بد اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں:۔

ولادت

میرے ہاں بجم اپریل ۱۹۳۸ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوسرا لڑکا تولد ہوا۔ جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے لطیف احمد رکھا ہے۔ احباب مولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سلطان احمد از گھوگھیاٹ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۴ اپریل ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ہندوستان کے مندرجہ ذیل اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:۔

نمبر	نام		پتہ
۴۸۰	ایک صاحب	. . . .	ضلع گوجرانوالہ
۴۸۱	سارہ بی بی صاحبہ	. . . .	" گورداسپور
۴۸۲	جھنڈے خان صاحب	. . . .	" "
۴۸۳	حاکاں بی بی صاحبہ	. . . .	" "
۴۸۴	شیخ علی احمد صاحب	. . . .	" امرت سر
۴۸۵	عبدالرحمن صاحب	. . . .	سندھ
۴۸۶	عالم بی بی صاحبہ	. . . .	ضلع گورداسپور

مدارس احمدیہ کی امداد کے متعلق اعلان

اس وقت خدا کے فضل سے پنجاب اور ہندوستان کے دوسرے حصص میں متعدد احمدیہ مدارس جاری ہیں۔ جو اپنی جگہ کم و بیش اچھا کام کر رہے ہیں۔ اور بعض مدارس کے نتائج حقیقتاً خوشکن ہیں۔ ان میں سے بعض مدارس کو سرکاری گرانٹ بھی ملتی ہے لیکن بالعموم یہ گرانٹ بہت قلیل پیمانے پر دی جاتی ہے۔ اس لئے اکثر مدارس کی مالی حالت تسلی بخش نہیں۔ صدر انجمن احمدیہ بھی ہر سال ایک قلیل رقم احمدیہ مدارس کی امداد کے لئے اپنے بجٹ میں رکھتی ہے۔ جو باری باری مستحق مدارس میں تقسیم کی جاتی ہے۔ اس سال نظارت تعلیم کے پاس جو قابل تقسیم موجود ہے۔ وہ گزشتہ سالوں کی نسبت کسی قدر زیادہ ہے۔ کیونکہ بعض بقائے بھی اس میں شامل ہو گئے ہیں۔ اس رقم کو بصورت ذیل تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جو احباب کی اطلاع کے لئے اخبار میں شائع کیا جاتا ہے۔

نام سکول	رقم منظور شدہ
مدرسہ احمدیہ سیکھواں ضلع گورداسپور	۱۲ — ۰ — ۰ روپے
" " اٹھوال "	۱۸ — ۰ — ۰ "
" " تلونڈی جھنگلاں "	۱۲ — ۰ — ۰ "
" " فیض اللہ چک " "	۱۲ — ۰ — ۰ "
" " چک نمبر ۹۹ شمالی سرگودھا	۲۴ — ۰ — ۰ "
" " تاج پور لدھیانہ	۱۲ — ۰ — ۰ "
" " کاٹھ گڑھ (مردانہ) ہوشیارپور	۲۴ — ۰ — ۰ "
" " " (زنانہ) "	۱۸ — ۰ — ۰ "
" " بنگہ (زنانہ) جالندھر	۱۲ — ۰ — ۰ "
" " چارکوٹ ریاست جموں	۴۸ — ۰ — ۰ "
" " دھوبیہ ضلع مین پوری	۱۲ — ۰ — ۰ "
" " کریام جالندھر	۱۸ — ۰ — ۰ "
کل میزان	۲۲۲ — ۰ — ۰ "

ان مدارس کے منیجر صاحبان کو چاہیئے کہ جب وہ مشاورت کے ایام میں قادیان آئیں تو دفتر نظارت تعلیم و تربیت میں تشریف لاکر اپنے سکول کی گرانٹ وصول کرلیں۔ اور اگر کسی وجہ سے ان کا مشاورت پر آنیکا ارادہ نہ ہو۔ تو یا تو اپنی طرف سے کسی کو وصولی کا اختیار دیدیں۔ یا دفتر نظارت تعلیم کو اطلاع دیں۔ تاکہ گرانٹ کی رقم بذریعہ منی آرڈر بھجوا دی جائے۔ ناظر تعلیم و تربیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۵ صفر ۱۳۵۷ ھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک انذاری نشان کا نقطہ مرکزی

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم ۔ اے نے اپنی پھوپھی مکرمہ عمر بی بی صاحبہ کے انتقال پر جو محمدی بیگم صاحبہ کی والدہ تھیں ۔ "الفضل" ۱۱ ۔ مارچ میں ایک مضمون سپرد قلم فرمایا تھا جسے پڑھ کر کسی حق پسند اور صداقت شعار انسان کے لئے نکاح والی پیشگوئی پر کسی قسم کا اعتراض کرنے کی قطعاً گنجائش نہیں رہتی ۔ اس مضمون میں دیگر اہم امور کے علاوہ آپ نے یہ بھی لکھا تھا ۔ کہ :-

" اس پیشگوئی کا مرکزی نقطہ محمدی بیگم صاحبہ کی شادی نہیں تھی ۔ بلکہ خاندان کے بے دین اعزّہ کو ایک رحمت یا عضب کا نشان دکھانا اصل مقصد تھا "

یہ ایک ناقابل انکار صداقت ہے جو آپ نے بیان فرمائی ۔ مگر سلسلہ احمدیہ کے ناکام مخالف مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے آئین تہذیب کو بالائے طاق رکھتے ہوئے یکم اپریل کے اخبار "اہلحدیث" میں اس کے خلاف ایک مضمون لکھا ۔ جس کا خلاف ثقاہت و شرافت یہ عنوان قائم کر دیا ۔ کہ :-

" پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا "

اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ دعویٰ کرتے ہوئے ۔ کہ " مرزا صاحب کی تصنیفات اور مقالات کو جاننے والے ملک میں کافی سے زیادہ ہیں ۔ اہلحدیث کا تو خصوصاً یہ دعوےٰ ہے ۔ کہ ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں "

بزعم خود یہ ثابت کرنے کی سعی ناکام کی ہے کہ اس پیشگوئی کا مرکزی نقطہ محمدی بیگم صاحبہ کی شادی تھی ۔

اللہ تعالےٰ کی عجیب شان ہے ۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں جب کوئی معاند کسی خاص تعلی کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے ۔ تو اسے اپنے دعوے میں بری طرح ناکام ہونا پڑتا ہے ۔ مولوی صاحب نے بھی کہنے کو تو کہہ دیا ۔ کہ میں سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر سے خوب واقف ہوں ۔ اور اس کے بعد اس پیشگوئی کا مرکزی نقطہ نکاح قرار دے دیا ۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے یہ صاف ثابت ہے ۔ کہ اصل غرض شادی نہیں تھی ۔ بلکہ خاندان کے بے دین افراد کو خدا تعالےٰ کی قدرت کا ایک نشان دکھانا تھا چنانچہ حضور تحریر فرماتے ہیں :-

الف ۔ " اس پیشگوئی کی یہ بنیاد نہیں تھی ۔ کہ خواہ مخواہ مرزا احمد بیگ کی بیٹی کی درخواست کی گئی تھی ۔

بلکہ یہ بنیاد تھی ۔ کہ یہ فریق مخالف جن میں سے مرزا احمد بیگ بھی ایک تھا ۔ اس عاجز کے قریبی رشتہ دار مگر دین کے سخت مخالف تھے ۔ اور ایک ان میں سے عداوت میں اس قدر بڑھا ہوا تھا ۔ کہ اللہ جلشانہٗ ۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو علانیہ گالیاں دیتا تھا ۔ اور اپنا مذہب دہریہ رکھتا تھا ۔ اور نشان کے طلب کے لئے ایک اشتہار بھی جاری کر چکا تھا ۔ اور یہ سب مجھ کو مکار خیال کرتے تھے ۔ اور نشان مانگتے تھے اور صوم اور صلوٰۃ اور عقائد اسلام پر ٹھٹھا کرتے تھے ۔ سو خدا تعالےٰ نے چاہا کہ ان پر حجت پوری کرے ۔ سو اس نے نشان دکھلانے میں وہ پہلو اختیار کیا جس کا ان تمام بے دین قرابتیوں پر اثر پڑتا تھا " (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۲۰)

ب ۔ " ہمیں اس رشتہ کی درخواست کی کچھ ضرورت نہیں تھی ۔ سب ضرورتوں کو خدا تعالےٰ نے پورا کر دیا تھا ۔ اولاد بھی عطا کی ۔ اور ان میں سے وہ لڑکا بھی جو دین کا چراغ ہوگا ۔ بلکہ ایک اور لڑکا ہونے کا قریب مدت تک وعدہ دیا جس کا نام محمود احمد ہوگا ۔ اور اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا ۔ **پس یہ رشتہ جس کی درخواست کی گئی ہے ۔ محض بطور نشان کے ہے ۔ تا خدا تعالےٰ اس کنبہ کے منکرین کو اعجوبہ قدرت دکھلا دے ۔** اگر وہ قبول کریں ۔ تو برکت اور رحمت کے نشان ان پر نازل کرے ۔ اور ان بلاؤں کو دفع کر دیوے ۔ جو نزدیک چلی آتی ہیں ۔ لیکن اگر وہ رد کریں ۔ تو ان پر قہری نشان نازل کر کے ان کو متنبہ کرے "

(تتمہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء)

ج ۔ انجام آتھم میں فرماتے ہیں ۔ **کان اصل المقصود الاھلاک ونعلم انہ ھو الملاک واما تزویجھا ایای بعد اھلاک الھالکین والھالکات فھو لاعظام الایۃ فی اعین المخلوقات ۔** (صفحہ ۲۹۶)

یعنی اس پیشگوئی کا اصل مقصد ان لوگوں کی ہلاکت تھی ۔ باقی ان ہلاک شدگان کے بعد اس لڑکی کا میرے نکاح میں آنا یہ صرف لوگوں کی نظر میں پیشگوئی کی عظمت قائم کرنے کے لئے ہے ۔ نہ کہ اصل مقصود ۔

ان حوالہ جات سے ہر وہ شخص جو ضد اور عداوت سے خالی ہو ۔ یہ نتیجہ نکالے بغیر نہیں رہ سکتا ۔ کہ محمدی بیگم صاحبہ سے شادی اس پیشگوئی کا نقطہ مرکزی نہیں تھی ۔ بلکہ بے دین قرابتیوں کو اللہ تعالےٰ کی قدرت کا ایک نشان دکھانا اصل مقصود تھا اور اسکی وجہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا بیان کی یہ تھی ۔ کہ وہ خدا اور اس کے رسول پر ہمیشہ ہنسی اڑایا کرتے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مطالبہ کیا کرتے تھے ۔ کہ اگر کوئی خدا ہے ۔ تو ہمیں نشان دکھایا جائے ۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-

" ایک مدت دراز سے بعض سرگروہ اور قریبی رشتہ دار مکتوب الیہ کے جن کے حقیقی ہمشیرہ زادہ کی نسبت درخواست کی گئی تھی ۔ **نشانِ آسمانی کے طالب تھے ۔** اور طریقہ اسلام سے انحراف اور عناد رکھتے تھے ۔ اور اب بھی رکھتے ہیں ..... غرض یہ لوگ مجھ کو میرے دعویٰ الہام میں مکار اور دروغگو خیال کرتے تھے ۔ اور اسلام اور قرآن شریف پر طرح طرح کے اعتراض کرتے تھے ۔ اور مجھ سے کوئی نشان آسمانی مانگتے تھے ۔ تو اس وجہ سے کئی دفعہ ان کے لئے دعا بھی کی گئی تھی ۔ سو وہ دعا قبول ہو کر خدا تعالےٰ نے یہ تقریب قائم کی "

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۸۵)

پس اس پیشگوئی کی ایک ہی غرض تھی اور وہ یہ کہ مرزا احمد بیگ کے خاندان کے افراد کو جو اللہ تعالےٰ کے وجود کے ہی منکر تھے ۔ انہی کے مطالبہ پر اللہ تعالےٰ اپنی قدرت کا ایک نشان دکھائے ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ان پر واضح کرے ۔ ہاں اس نشان کے ظہور کی خدا تعالےٰ نے یہ تقریب قائم کر دی کہ مرزا احمد بیگ کو ایک خانگی معاملہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف رجوع کرنا پڑا ۔ اور جب آپ نے استخارہ کیا ۔ تو اللہ تعالےٰ نے وہ نشان ظاہر کر دیا ۔ جس کے عرصہ سے یہ لوگ طالب تھے ۔

پس اس پیشگوئی کا اصل مقصد ہرگز محمدی بیگم صاحبہ کو اپنے نکاح میں لانا نہیں تھا بلکہ مخالف رشتہ داروں پر حجت تمام کرنا اور ان کو خدا تعالےٰ کی ہستی اور اپنی صداقت کا ثبوت بہم پہنچانا تھا ۔ اور یہی وہ بات ہے جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم ۔ اے نے ان الفاظ میں بیان فرمائی ۔ کہ :-

" اس پیشگوئی میں محمدی بیگم صاحبہ کی شادی اصل مقصود نہیں تھی ۔ بلکہ پیشگوئی کی حقیقی غرض و غائت یہ تھی ۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رشتہ داروں کو ایک ایسا نشان دکھایا جائے ۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بے مثال علوم

الہام کے ذریعہ انکشافات

از جناب مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

گزشتہ پرچہ میں تین مثالیں الہام کے ذریعہ عظیم الشان انکشافات کی پیش کی جا چکی ہیں۔ اب مزید درج کی جاتی ہیں:

دنیا کی ہر قوم میں ہادی

(۴) دنیا میں ہر قوم الہام الہٰی کی روشنی اور ہدایت کو صرف اپنی ہی قوم تک محدود مانتی تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے الہام الہٰی کے اعلام سے اس بات کا ذکر فرمایا۔ کہ ان من امۃ الاخلا فیھا نذیر۔ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا اور ولکل امۃ رسول اور ولکل قوم ھاد کے الہامات میں بتایا گیا ہے کہ دنیا کی ہر قوم میں نبی اور رسول اور ہادی خدا کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔ اور حدیث میں قوم ہنود کے نبی کرشن کا ذکر فرمایا۔ کہ وہ سیاہ رنگ کے نبی ہند میں مبعوث کئے گئے۔ اور بتایا کہ جب خدا رب العالمین ہو کر سب قوموں کی پرورش کے لئے سورج اور چاند اور ہوا اور بارش اور زمینی غذاؤں سے برابر کا فائدہ بخشتا ہے۔ اور کسی ملک اور قوم کو ان جسمانی اسباب پرورش سے محروم نہیں کیا گیا۔ تو روحانی نعمت جو انعام الہٰی ہے اس کے آسمانی مائدہ سے کسی کو خدا تعالیٰ رب العالمین ہو کر کیسے محروم کر سکتا ہے :-

ہر قوم کے رسولوں کو ماننے کا حکم

(۵) دنیا کی ہر قوم بوجہ مذہبی اور قومی اور ملکی اور زبانی اختلافات کے ایک دوسرے سے بُعد اور اجنبیت رکھتی تھی ان کے درمیان مخاصمت اور مخالفت کی وجہ سے ہمیشہ جنگ اور فساد رونما رہتا۔ اور ہر ایک قوم دوسری قوم کے پیشواؤں کو گالیاں دیتی۔ یہ وہ بات تھی جس سے قوموں میں محبت اور صلح اور آشتی کا پیدا ہونا ناممکن تھا۔ دنیا میں سب سے پہلے شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جنہوں نے الہام الہٰی کی روشنی میں الخلق عیال اللہ فرما کر سب قوموں کو خدا کا کنبہ قرار دیا۔ اور قل اللہ خالق کل شیءٍ کی الہامی ہدایت سے تمام مخلوقات کا اپنے خالق سے ایک ایسا رشتہ پیش کیا۔ جس سے ایک طرف انسان اس معرفت سے کہ خدا اس کا خالق ہے۔ اس کی رُوح میں اپنے خالق کی طرف ایک فطری حرکت اور جنبش ہے۔ کہ انسان اس سے ملے۔ دوسرے اس کی مخلوقات سے بوجہ اس کے کہ اس کے خالق کی پیدا کردہ ہے۔ اپنے والدین کی اولاد سے بھی بڑھ کر احساس تعلق محبت کا اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرے :-

اس کے علاوہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دے کر کہ لاتسبوا الذین یدعون من دون اللہ یعنے مشرکوں کے بتوں کو بھی جنہیں وہ اپنا معبود سمجھے بیٹھے ہیں گالی مت دو۔ اور جس قدر دنیا کی قوموں کے نبی اور رسول اور ہادی اور پیشوا ہیں سب کی تعظیم کرو۔ اور سب پر ایمان لاؤ۔ اور لانفرق بین احد من رسلہ کی الہامی ہدایت کے ماتحت کسی ایک رسول کا بھی انکار نہ کرو۔ یہ وہ تعلیم ہے جس کے ذریعہ سب کی سب قومیں اس رحمۃ للعالمین نبی کی تعلیم کے ماتحت باہمی محبت کا تعلق پیدا کر سکتیں۔ اور آپس میں صلح اور صفائی کے ساتھ مل جل کر زندگی بسر کر سکتی ہیں۔ اس کے سوا دلی صفائی کے ساتھ صلح اور اتحاد کا طریق بظاہر سخت مشکل بلکہ ناممکن ہے۔

سلسلہ الہام جاری ہے

(۶) دنیا کی سب قومیں اپنی اپنی مذہبی تعلیموں کے رو سے الہام الہٰی کے سلسلہ کو بند تسلیم کر رہی ہیں لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآنی وحی اور الہام الہٰی کی روشنی میں اس بات کو غلط قرار دیا۔ اور آیت انا انزلناہ فی لیلۃ القدر اور آیت کتاب انزلناہ الیک لتخرج الناس من الظلمات الی النور اور آیت سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً کے رو سے بتایا کہ جس طرح ہر نئی تاریکی کے لئے نئے نور کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ہر نئی رات کے لئے نئے سورج کے طلوع اور نئے دن کی ضرورت پائی جاتی ہے۔ اسی طرح الہام الہٰی کے نور کی ضرورت۔ تمام شیطانی وساوس کی تاریکیوں کے دور کرنے کے لئے ایک طبعی امر ہے۔ پھر سچے مذہب اور کامل اور زندہ مذہب کو جو اپنی دائمی برکات کا نشان اپنے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ آیت مثلاً کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت و فرعھا فی السماء توتی اکلھا کل حین باذن ربھا کے رو سے ایسے پاک درخت سے تشبیہ دی ہے۔ جس کی جڑ کبھی بوسیدہ اور کھوکھلی نہیں ہوتی۔ بلکہ مضبوط ہوتی ہے۔ اور جس کی شاخیں اور پھل ہر نئے موسم بہار میں پھولتے اور پھلتے ہیں۔ اس پاک درخت کی زندگی اور زندہ برکات کو پیش کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح زندہ مذہب اور اس کی برکتوں کا حال ہے۔ اور جو مذہب مردہ ہو گئے۔ وہ اس خشک اور مردہ درخت کی طرح ہیں۔ کہ جن پر ہزار موسم بہار آئے نہ اس کی شاخیں پھولتی ہیں۔ اور نہ ہی ان میں سبز پتے اور پھول اور پھل لگتے ہیں۔ اب ایسے درختوں کو کوئی ہزار پانی دے۔ ہزار خدمت کرے۔ ان کا سرسبز ہونا اور ان کا پھل دینا ناممکن ہے۔ اسلام کے سوا آج سب مذاہب عالم کا یہ حال ہے۔ کہ وہ خشک درخت کی طرح ہیں۔ اور مردہ ہیں صرف اسلام ہے کہ جس کے مذہبی باغ پر ہر صدی کے سر پر موسم بہار کی طرح نئی بہار اور اس کی تعلیم اور برکات کی از سرنو تجدید ہوتی ہے۔ جیسا کہ آج اس چودھویں صدی میں بھی نئی الہامی برکات کی تجدید حضرت مجدد اعظم مسیح مہدی کے ذریعہ ظہور میں لائی گئی۔

سلسلہ نبوت جاری ہے

(۷) قرآن کریم الہام بلکہ نبوت اور رسالت کے سلسلہ کو کلی بند ماننے والے کو گمراہ قرار دیتا ہے۔ چنانچہ سورۃ مومن میں ایک قوم کا ذکر کیا۔ کہ اس نے حضرت یوسف علیہ السلام کی وفات کے بعد لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا کا غلط عقیدہ گھڑ لیا۔ کہ اب یوسف علیہ السلام کے بعد خدا کوئی بھی رسول مبعوث نہیں فرمائے گا۔ تب اس کی تردید میں فرمایا۔ کذٰلک یضل اللہ من ھو مسرف مرتاب۔ اس کے بعد فرمایا کبر مقتاً عند اللہ وعند الذین اٰمنوا یعنی یہ عقیدہ کہ اب خدا کوئی رسول مبعوث نہیں کرے گا۔ کسی مومن کا نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی یہ عقیدہ خدا کی کسی تعلیم میں پیش کیا گیا ہے۔ بلکہ ایسا غلط عقیدہ گمراہ اور مسرف اور شکی لوگوں کا ہے۔ اور ایسا عقیدہ خدا کے نزدیک اور اس کے مومن بندوں کے نزدیک سخت ہی ناپسندیدہ اور بیزاری کا ہے :-

سورۃ بقرہ میں فرمایا قل من کان عدواً لجبریل فانہ نزلہ علیٰ قلبک باذن اللہ

یعنی وحی - اور الہام کا نزول جو جبرائیل فرشتے کی توسط سے دل پر ہوتا ہے - ایسا شخص جس نے یہ غلط عقیدہ گھڑ لیا ہے کہ اب الہام بند ہے - وُہ جبریل سے عداوت رکھتا ہے - اس لئے کہ جبرئیل نے اس کے عقیدہ کے خلاف تیرے دل پر قرآنی وحی نازل کی ہے - اور اس طرح ایسے غلط عقیدہ والے کی عداوت صرف جبریل تک محدود نہیں رہتی - اس کی عداوت جبریل کے علاوہ اللہ تک بھی پہونچتی ہے - اس لئے ساتھ کی آیت میں اسے واضح کر دیا - اور فرمایا - من کان عدواللہ وملٰئکتہ ورسلہ وجبریل ومیکال فان اللہ عدو للکافرین - یعنی جبریل اور میکائیل کی دُشمنی کا اثر اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں کی عداوت اور دُشمنی تک پہونچتا ہے - اور یہ کفر ہے - اور اسی طرح کی عداوت والے تمام لوگ کافر ہیں اور خدا ان سب کافروں کا دُشمن ہے - جبریل اور میکائیل دو فرشتوں کا خصوصیت کے ساتھ نام لے کر ذکر کیا ہے - اور یہ اس لئے کہ دُنیا کے تمام محکمہ میں جس قدر ایجادوں اور صنعتوں کے الہامات کئے جاتے ہیں - ان کا نزول میکائیل کے ذریعے ہوتا ہے - اور جس قدر روحانی اور دینی علوم کا الہام ہوتا ہے - وُہ جبریل کے ذریعے - اور دونوں کے نام لینے میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اگر یہ دونوں قسم کے الہامات جو جبریل اور میکائیل کے ذریعے دینی اور دنیوی فوائد کے لحاظ سے کئے جاتے ہیں - بند کئے جائیں - تو دُنیا کی آئے دن کی ترقی رُک جائے - اور دُنیا مخلوق کے پہلے دَور صنعت پر ہی ابھی رہتی - اور دین بھی ابتدائی مختصر سی ہدایات اور تعلیم تک محدود رہتا - لیکن عجیب بات ہے کہ وُہ موجد جو میکائیل کے ذریعے ریل تار برقی وائرلیس - ہوائی جہاز - موٹریں - سائیکل - مطابع وغیرہ کی صنعتیں اور ایجادیں لوہے - لکڑی وغیرہ چیزوں سے تیار ہیں ان پر تو خوش ہوتے ہیں اور اُن سے فائدہ اٹھاتے ہیں - لیکن جب دینی سنئے حقائق اور معارف کے لئے جبرئیل کے ذریعہ نئے انکشافات ظہور میں آئیں - تو اس کے لئے انکار - اور ضد واصرار پر اڑ جاتے ہیں - سو جبریل کی عداوت کے یہ معنے ہیں - کہ دینی علوم کی ترقی بند رہے - اور میکائیل کی عداوت کے یہ معنے ہیں - کہ دنیوی علوم کی ترقی بند رہے - اور قرآن کریم ایسے عقیدہ کو کفر قرار دیتا ہے - ونعوذ باللہ من ذالک -

عقل بغیر الہام اندھی ہے

الہام الٰہی کی حقیقت کا علم بصیرتِ حقہ کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے - اور اس کا انکار انسان کو اندھے کے مشابہ کر دیتا ہے - چنانچہ فرمایا:- افمن یعلم انما انزل الیک من ربک الحق کمن ھو اعمٰی انما یتذکر اولوا الالباب - ایسا ہی الہام الٰہی کی پیش کردہ ہدایت کے مقابل ہوائے نفس کی پیروی کو ترجیح دینا ظلمت اور ضلالت کا ذریعہ ہے چنانچہ اس کے متعلق فرمایا - افرءیت من اتخذ الٰھہٗ ھواہ واضلہ اللہ علٰی علم وختم علٰی سمعہ وقلبہ وجعل علٰی بصرہ غشٰوۃ فمن یھدیہ من بعد اللہ افلا تذکرون - الہام الٰہی کے منکر تمام امور میں صرف عقل کی راہ نمائی کو کافی سمجھتے ہیں - حالانکہ عقل تو آنکھ کی طرح ہے - جو اندھیرے میں جب تک کہ خارجی روشنی کا سامان مہیا نہ ہو - آنکھ کچھ نہیں دیکھ سکتی - اور اندھیرے میں نہ دیکھنے کے لحاظ سے ایک اندھے کی آنکھ جو بالکل اندھی ہے - اور ایک سوجاکھے کی آنکھ جو دیکھنے کی اہلیت بھی رکھتی ہے - دونوں برابر ہیں - اور دونوں کے درمیان فرق صرف خارجی روشنی کے ذریعے ظاہر ہوتا ہے - یہی حال عقل کی آنکھ کا ہے کہ جب تک دُنیوی امور میں تجارب اور نتائج کی تصدیق سے عقل کی صحت ثابت نہ ہو - وُہ عقل اندھی آنکھ کی طرح شبہات کی تاریکی کے اندر بھٹکنے والی ہے - اسی طرح جب تک روحانی امور میں الہام اور ہادی کامل عقل کی راہ نمائی نہ کرے - یہ قدم قدم پر ٹھوکریں کھانے والی ہے - روحانی امور تو دقائق اور حقائق مخفیہ سے تعلق رکھتے ہیں - لیکن امور دُنیوی جو بدیہیات اور ظاہری حالات سے تعلق رکھنے والے ہیں وہاں بھی عقل کا عجز اور بیچارگی اس حد تک پہنچی ہوئی ہے کہ ایک فاضل اور بی اے - اور ایم اے کی ڈگری رکھنے والا صحیح الدماغ اور روشن چشم بینا سے ہزاروں چیزوں پر نظر ڈالنے والا ایک راستے پر چل رہا ہے - جو زمینی راستہ ہے - اور وہ راستہ چلتے چلتے آگے سے تین چار شاخیں ہو جاتا ہے - اب یہ صاحب اتنی شاخیں راستہ کی دیکھ کر متحیر ہو کر کھڑے ہو جاتے ہیں - کہ کس شاخ کو اختیار کروں - جو میری منزلِ مقصود کی طرف راہ نمائی کرنے والی ہو - اس موقعہ پر اگر کوئی انسان انہیں نظر آ جائے - خواہ وُہ کیسی ہی حقیر قوم کا اور خسیس آدمی ہو - یہ صاحب اسے خضرِ راہ سمجھ کر اس سے اپنی منزلِ مقصود کی راہ کے متعلق مستفسر ہونے میں ذرا بھی اپنی ہتک محسوس نہیں کرتے - اور اگر وُہ راستہ کی کسی شاخ کی طرف اشارہ کر دے - تو یومنون بالغیب پر بھی ایسا عمل کر لیتے ہیں - کہ بوجہ ضرورت حقہ اور شدتِ حاجت کے محسوس ہونے کے اس راہ بتانے والے سے کسی طرح کا کوئی تنازع - کوئی مناظرہ اور مباحثہ نہیں کرتے - اور جھٹ اس کا شکریہ کرتے ہوئے اس کی بتائی ہوئی راہ پر چل پڑتے ہیں - لیکن روحانی امور - اور دینی معاملات میں جو دقائق اور خفایا سے ہیں - ان کے متعلق یہی صاحب نہ کسی ہادی کی ضرورت سمجھتے ہیں - نہ کسی الہام الٰہی کی جو عقل کی آنکھ کے لئے خارجی روشنی کا حکم رکھتا ہے - اور یہی وجہ ہے کہ جب لوگوں نے عقل کی راہ نمائی کو کافی سمجھا - تو اسی عقل کی راہ نمائی نے تفرقہ اور اختلاف سے ہزاروں فرقے بنا دیئے - چنانچہ تمام مشرکوں کے فرقے جو شرک کی مختلف قسموں میں مبتلا ہوئے - کس سے ہوئے - عقل کی راہ نمائی سے ہزاروں لاکھوں انسان دہریہ بن گئے - کیوں؟ محض اس لئے کہ انہوں نے عقل کو اپنا راہ نما قرار دیا -

عقلاء کے بہت بڑے لیڈر حکمائے یونان نے جنہوں نے علوم عقلیہ کے متعلق کئی کتب مدون اور تالیف کیں - اور انہی میں سے وُہ بھی ہیں - جنہوں نے خدا تعالےٰ کی نسبت یہ لکھا - کہ خدا تعالےٰ فاعل بالارادہ نہیں - بلکہ فاعل بالخاصہ ہے اور زیادہ سے زیادہ اس کا علم کلیات کے متعلق پایا جاتا ہے - جزئیات کا اسے کچھ علم نہیں - مثلاً یہ تو اسے علم ہے - کہ آگ جلانے والی چیز ہے - لیکن یہ اُسے علم نہیں - کہ اس وقت دُنیا کے کتنے مقامات میں کس کس رنگ میں اور کن کن اشیاء کے متعلق وُہ اپنی صفتِ احراق کا اثر ظاہر کر رہی ہے - قرآن کریم نے بڑے زور کے ساتھ ایسی باتوں کا رد کیا ہے ؛

چنانچہ خدا تعالےٰ کو فاعل بالخاصہ کی جگہ فاعل بالارادہ - اور صاحب مشیت قرار دیتے ہوئے فرمایا:- فعّالٌ لّما یرید - یفعل ما یشاء ویفعل ما یرید - یعنی اللہ تعالےٰ فاعل بالارادہ ہے - اور اپنی مشیت اور ارادہ سے جو چاہتا ہے - اور جب چاہتا ہے کرتا ہے :-

قرآن کریم میں خدا تعالےٰ کی نسبت یہ عقیدہ - اور یہ ظن کہ وُہ عالم جزئیات نہیں - اسے ہلاکت کی راہ بتایا ہے - چنانچہ سورۂ فصلت میں فرمایا:- ولٰکن ظننتم ان اللہ لا یعلم کثیرا مما تعملون وذالکم ظنکم الذی ظننتم بربکم اردٰکم فاصبحتم من الخاسرین - یعنی یہ ظن کرنا - کہ اللہ تعالےٰ انسانوں کے بہت سے اعمال جو وُہ کرتے ہیں - ان کے متعلق علم نہیں رکھتا -

یہ ظن مخلوق کے متعلق تو ہو سکتا ہے۔ لیکن رب العالمین خدا کے متعلق ایسا ظن کرنا ہلاکت کی راہ ہے جسکو اختیار کرنے سے انسان خائب و خاسر ہو جاتا ہے۔ اور اس کا نجات پانا ناممکن کیونکہ نجات کے لئے تقوےٰ اور طہارت کی راہ اختیار کرنا ضروری ہے جس سے انسان کا چھوٹے بڑے سب گناہوں سے پاک ہونا ایک لابدی امر ہے۔ لیکن یہ خیال اور یہ ظن کہ خدا تعالےٰ ایسے گناہ جو مخفی طور پر کئے جاتے ہیں یا نیت کے مخفی گناہ یا بعض ایسے گناہ جو جزئیات سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا علم نہیں رکھتا۔ تو ایسے ظن سے انسان کا نفس اس کو فریب دے سکتا ہے۔ کہ جن گناہوں کا اس کے نزدیک خدا کو علم نہیں۔ ایسے گناہوں کا ارتکاب اسے سزا سے بچالے گا۔ لیکن انسان کا ایسا سمجھ کر گناہ کرنا کہ یہ گناہ ہے۔ یہ احساس بھی خدا کے قانون کے ماتحت اس کے علم کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ بحکم الا یعلم من خلق وھو اللطیف الخبیر (الملک) جو خالق ہو اسے اپنی مخلوق کے تمام ظاہری باطنی قوےٰ اور حواس اور خیالات اور وساوس کا بھی علم ہوگا۔ جیسا کہ سورۃ ق میں بھی فرمایا ولقد خلقنا الانسان ونعلم ما توسوس بہ نفسہ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید یعنے چونکہ ہمنے انسان کی ہستی کو اس کے جسم کے ذرات اور اس کی روح اور اس کے قوےٰ اور حواس کے سمیت پیدا کیا ہے۔ اسلئے اسکی طبیعت میں پیدا ہونیوالے وساوس کو بھی ہم خوب جانتے ہیں چنانچہ قرآن کریم میں ان تمام قسم کے وساوس اور انکے جوابات کا علم بیان کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا تعالےٰ انسان کی سب باتوں کو خواہ جزئیات سے تعلق رکھتی ہوں۔ خواہ کلیات سے جانتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے عالم جزئیات اور عالم ذرات کے متعلق سورۃ سبا کی آیت ذیل سے بھی ثبوت ملتا ہے۔ چنانچہ فرمایا عالم الغیب لا یعزب عنہ مثقال ذرۃ فی السموٰت ولا فی الارض ولا اصغر من ذالک ولا اکبر الا فی کتاب مبین یعنے آسمانوں اور زمینوں میں کوئی ذرہ کہیں بھی ہو۔ یا اس ذرہ سے بھی چھوٹی چیز ہو یا بڑی وہ علم الٰہی سے مخفی نہیں۔ اس لئے کہ خدا عالم الغیب ہے ؎

ذکرِ حبیب (علیہ السلام)

از شیخ عبدالکریم صاحب کراچی ۔ معرفت نظارت تالیف و تصنیف

مندرجہ ذیل حالات شیخ صاحب سے شیخ عبدالقادر صاحب مبلغ نے تحریر کر کے ارسال کئے ہیں۔

میں ۱۹۰۴ء میں ۸ ماہ دارالامان میں رہا۔ اس زمانہ میں میں کراچی میں کتب فروشی کی دوکان کیا کرتا تھا۔ اور آجکل جلد سازی کا کام کرتا ہوں۔ میں ۱۹۰۳ء میں حکیم احمد حسین صاحب لائلپوری کے ذریعہ احمدی ہوا تھا۔ حکیم صاحب گو لاہور کے باشندہ تھے مگر چونکہ لائلپور میں حکمت کا کام کرتے تھے۔ اور وہیں ان کی وفات ہوئی۔ اس لئے لائلپوری مشہور ہیں۔ وہ اپنے کام کے لئے کراچی تشریف لائے تھے۔ ان کی تبلیغ سے میں احمدی ہوگیا تھا ؎

۱۹۰۴ء میں جب میں لاہور گیا۔ تو ان کے مکان پر ہی ٹھہرا۔ جب میں جمعہ پڑھنے گمٹی کی مسجد میں گیا۔ تو وہاں اعلان کیا گیا۔ کہ حضور تشریف لانے والے ہیں۔ حضور کا ایک لیکچر بھی یہاں ہوگا۔ یہ اعلان سنکر میں ٹھہر گیا۔ جب حضور تشریف لائے تو میاں معراج الدین صاحب کا مکان تیار ہو رہا تھا۔ اور بعض کمرے مکمل بھی ہو چکے تھے۔ حضرت اقدس نے وہیں قیام کرنا پسند فرمایا اور اس میں جمعہ کی نماز بھی پڑھی۔ خطبہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھا۔ اور نماز بھی انہوں نے ہی پڑھائی میں دیوانہ وار پھر رہا تھا اور چاہتا تھا۔ کہ حضرت اقدس سے کسی نہ کسی طریق سے ملاقات ہو جائے۔ اتنے میں ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے میرا ہاتھ پکڑ کر زور سے آگے کیا۔ میں پہلی صف میں حضرت اقدس کے ساتھ کھڑا ہوگیا۔ (بائیں طرف) میں جب التحیات میں بیٹھا تو اپنے گناہوں کا خیال کر کے اور حضرت اقدس کے ساتھ اپنا کندھا لگنے کا خیال کر کے بے اختیار رو پڑا اور ہچکی بندھ گئی۔ لیکچر سے پیشتر ایک افسر نے حضرت اقدس کی خدمت میں لکھا۔ کہ ہم آپ کے لیکچر کے وقت حفاظت کا انتظام کرنا چاہتے ہیں۔ آپ مہربانی فرما کر ہمیں تاریخ اور مقام سے مطلع فرمائیں۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ لکھ دو۔ خدا ہمارے ساتھ ہے آپ کی مدد ہمیں درکار نہیں۔ پھر اس نے لکھا۔ کہ چونکہ گورنمنٹ کی طرف سے ہم امن کے ذمہ دار ہیں۔ اگر کوئی گڑبڑ ہوگئی تو ہماری بدنامی ہے۔ اس لئے گو آپ کو ضرورت نہیں۔ مگر ہمیں بدنامی کا ڈر ہے۔ اس پر آپ نے تاریخ اور وقت کی اطلاع بھجوادی۔ حاکم موصوف نے بہت اچھا انتظام کیا۔ سڑکوں پر چھڑکاؤ کروادیا۔ اور سواری کے ساتھ جاتی دفعہ اور آتی دفعہ پہرہ کا انتظام تھا۔

جب حضرت اقدس قادیان روانہ ہوئے تو عاجز بھی ساتھ ہوگیا۔ قادیان پہونچے ہی تھے۔ کہ تاریخ پر گورداسپور جانا پڑا۔ میں بھی ساتھ گیا۔ عصر کی نماز کے بعد ایک دفعہ حضور نے فرمایا۔ کہ لوگ کہتے ہیں۔ ہم نے مسیح موعود کو دیکھ لیا ہے۔ اور بیعت کرلی ہے۔ ہماری بخشش کے لئے صرف یہی کافی ہے۔ اصل چیز ایاک نعبد وایاک نستعین ہے اس سے انسان کا بیڑا پار ہو سکتا ہے ہم تو صرف راستہ دکھانے کے لئے آئے تھے۔ سو ہم نے راستہ دکھادیا ؎

قادیان میں ایک موقعہ پر حضور نے میاں شادی خان صاحب کی معرفت مجھے بلوا بھیجا۔ میں سخت گھبرایا۔ کیونکہ اس زمانہ میں فلاسفر الہدین صاحب مہمان خانہ کے مہتمم تھے۔ اور انہوں نے ایک غریب حاجی کا اسباب اُٹھوا کر ڈھاب میں دبا دیا تھا۔ کیونکہ ان کا خیال تھا۔ کہ اس کے دھوئیں کی وجہ سے دوسرے مہمانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس غریب حاجی نے بہت تلاش کیا۔ مگر نہ ملا۔ آخر حضرت اقدس کو خبر ہوئی۔ حضور نے فلاسفر صاحب کو بلایا اور ناراض ہو کر چھ ماہ کے لئے قادیان سے نکل جانے کا حکم دیا۔ میں سمجھا کہ شاید مجھ پر بھی حضور کسی وجہ سے ناراض نہ ہو گئے ہوں۔ اس لئے میں نے میاں شادی خان صاحب سے دریافت کیا۔ کہ کیا بات ہے انہوں نے کہا کہ ایک تجوری کو ایک کمرہ سے اٹھا کر دوسرے کمرہ میں رکھنا ہے۔ اور حضرت اقدس نے تمہارا نام لے کر کہا ہے کہ عبدالکریم کراچی والے کو بلا لاؤ۔ میں ایک مضبوط رسہ اور ایک مضبوط لکڑی لے کر گیا۔ حضور اپنے صحن میں ٹہل رہے تھے۔ ہاتھ میں قلم تھا جس سے کچھ لکھ رہے تھے۔ میں نے السلام علیکم عرض کیا۔ حضور نے وعلیکم السلام فرما کر کہا آپ آگئے۔ میں نے عرض کی حضور حاضر ہوگیا ہوں۔ حضور مجھے کمرہ میں لے گئے اور بتایا۔ کہ یہ تجوری ہے۔ اس کمرہ سے اٹھا کر اس کمرہ میں رکھوا دو۔ چنانچہ میں نے دو نوجوان کی مدد سے یہ کام کر دیا۔ اور حضور کو اطلاع دی۔ حضور تشریف لائے۔ اور دیکھ کر فرمایا ٹھیک ہے۔

گورداسپور میں ایک دفعہ میں حضرت اقدس کی ایک نظم پڑھ رہا تھا۔ حضرت اقدس نے جو آواز سنی تو فرمایا کہ کون پڑھ رہا ہے۔ مرزا خدا بخش صاحب نے کہا کہ حضور کراچی سے جو صاحب آئے ہوئے ہیں۔ وہ پڑھ رہے ہیں۔ فرمایا بہت اچھا پڑھتے ہیں اور بھی پڑھیں۔ چنانچہ میں نے تین چار نظمیں پڑھیں۔ حضرت مولانا نورالدین صاحب کو بخار تھا۔ فرمایا نظمیں سنکر میرا تو بخار اتر گیا باہر سے کسی صاحب نے لکھا کہ آپ تفسیر کیوں نہیں لکھتے۔ فرمایا میں تفسیر کیا لکھوں۔ آگے ہی تفسیر لکھنے والوں کے اندر اختلاف پڑا ہوا ہے۔ قرآن کریم میں مخفی در مخفی خزانے ہیں۔ اور آئندہ پتہ نہیں کیا کیا معارف کے خزانے اس مبارک کتاب سے نکالے جائیں گے جس مقصد کے لئے اللہ تعالےٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے۔ اسکو میں نے پورا کر دیا ہے لنگر خانہ کے متعلق ایک صاحب نے لکھا کہ آپ لنگر خانہ کا حساب کیوں نہیں رکھتے فرمایا یہ بنئے کی دوکان نہیں ہے۔ اور نہ میں حساب کتاب کرنے کے لئے بیٹھا ہوں۔ یہ سلسلہ خدا کا ہے۔ اس نے چلانا ہے ؎

میری موجودگی میں رمضان کا مہینہ آگیا۔

احمدی کالجیٹ کی دینی تعلیم و تربیت کیلئے بہترین رہائش گاہ

احمدیہ ہوسٹل لاہور کے قواعد و ضوابط

(۱) احمدیہ ہوسٹل لاہور ایک سپرنٹنڈنٹ کی زیر نگرانی ہے۔ جو ہوسٹل سے متعلق تمام امور میں ناظر تعلیم و تربیت قادیان کے سامنے ذمہ وار ہے۔ سپرنٹنڈنٹ دیانتداری کے ساتھ باقاعدہ طور پر تمام ریکارڈ اور ہوسٹل کے حسابات رکھیگا۔

۲۔ یہ ہوسٹل ہر مقامی کالج کے تمام احمدی طلباء کے لئے کھلا ہوگا۔ اگر کوئی زائد گنجائش ہو۔ تو غیر احمدی طلبا بھی جنہیں کسی اور لحاظ سے کوئی اعتراض نہ ہو۔ داخل کئے جا سکتے ہیں داخلہ کے لئے درخواستیں تحریری طور پر مجوزہ فارم پر سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل کو ارسال کی جانی چاہئیں۔

۳۔ داخلہ کے وقت ہر ایک بورڈر کو حسب ذیل فیسیں ادا کرنی ہوں گی۔

(ا) ضمانت ۱۰ روپے
(ب) فیس داخلہ ۲ روپیہ
(ج) ہوسٹل فیس (ڈارمیٹری) ۴ " ماہوار
(د) " " (کیوبیکل) ۵ روپیہ "
(ر) الیکٹرک فیس (روشنی) ۲ روپیہ "
(س) " " (پنکھا) ۴ روپیہ "
(ش) فیس ملازم ۱ روپیہ

ضمانت اسی وقت جبکہ بورڈر ہوسٹل کو چھوڑتا ہے۔ واپس کردی جاتی ہے بشرطیکہ اس نے اپنی تمام واجب الادا رقوم ادا کردی ہوں۔

۴۔ جو بورڈر کسی مہینہ کی پندرہ تاریخ کو ہوسٹل میں سکونت پذیر ہوں گے۔ یا اس تاریخ سے قبل سکونت ترک کردیں گے ان سے اس مہینہ کی نصف فیس لی جائیگی۔

۵۔ ہوسٹل کی فیس اور الیکٹرک فیس ہر مہینہ کی دس تاریخ سے قبل سپرنٹنڈنٹ کو پیشگی ادا کردینی چاہیئے اگر اس تاریخ تک یہ فیس ادا نہ کی جائے تو ۲ر یومیہ لیٹ فیس چارج کی جائیگی۔ اور اگر وہ بیس تاریخ کے بعد تک بھی ادا نہ کی جائے۔ تو ناظر تعلیم و تربیت کی ہدایات کے ماتحت بورڈر ہوسٹل میں اپنی نشست کھودے گا۔

(۶) نشستوں کی تعیین سپرنٹنڈنٹ کرے گا۔ اور کوئی بورڈر اس کی اجازت کے بغیر اپنی سیٹ تبدیل نہیں کریگا

(۷) نشستیں SENIORITY کے لحاظ سے معین کی جائینگی۔ اور اس میں درجہ کلاس اعلیٰ اور ہوسٹل میں گزشتہ سکونت کی مدت کو ملحوظ رکھا جائے گا۔

(۸) اصول کے طور پر کسی کمرے میں صرف دو بورڈر نہیں رکھے جائیں گے لیکن دو حقیقی بھائیوں کی صورت میں استثنےٰ کیا جا سکتا ہے۔

(۹) سپرنٹنڈنٹ یا اس کے اسسٹنٹ کو خود یا کسی اعلےٰ افسر کی موجودگی میں ہر وقت یہ اختیار ہوگا۔ کہ ہوسٹل کے حدود کے ہر حصہ بورڈروں اور ان کے تمام سامان کا آزادانہ معائنہ کرے اور تلاشی لے۔

۱۰۔ کسی طالب علم کو سپرنٹنڈنٹ کی اجازت کے بغیر سردیوں میں ساڑھے آٹھ بجے شب اور گرمیوں میں نو بجے شب (جو حاضری کے اوقات ہیں) کے بعد ہوسٹل سے باہر جانے یا ہوسٹل سے باہر رہنے کی اجازت نہ ہوگی۔ جو طالب علم بغیر اجازت کے غیر حاضر رہیں۔ ان پر فی شب یا اس کے ایک حصہ کے لئے ایک روپیہ جرمانہ کیا جائے گا۔ اور اگر کوئی شخص مسلسل تین یا تین سے زیادہ راتوں یا راتوں کے حصوں میں غیر حاضر ہوتا ہے۔ تو اس پر دو روپے فی شب یا اس کے حصہ کے حساب سے جرمانہ کیا جا سکتا ہے۔ اور ہر حالت میں حسب ضرورت مزید کارروائی کے لئے اس کی رپورٹ ناظر تعلیم و تربیت قادیان کے پاس کی جائے گی۔ بورڈروں کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ اوقات حاضری کے بعد اپنے اپنے کمروں میں مقیم رہیں۔ اور سوائے کسی جائز وجہ کے دوسروں کے کمروں میں نہ جائیں۔ بیرونی لوگ بھی اوقات حاضری کے بعد سپرنٹنڈنٹ کی اجازت کے بغیر نہ ہوسٹل میں ٹھہر سکتے ہیں اور نہ داخل ہو سکتے ہیں۔

۱۱۔ سپرنٹنڈنٹ کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ دن کے وقت میں بھی کسی قابل اعتراض بیرونی شخص کو ہوسٹل میں داخل ہونے کی اجازت نہ دے

(۱۲) کسی مہمان کو کسی صورت میں بھی رات کے وقت ہوسٹل میں کسی بورڈر کے پاس ٹھہرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ لیکن بورڈر کے والد یا سرپرست کو اجازت دی جا سکتی ہے۔ کہ وہ سپرنٹنڈنٹ کے پاس رہے۔ اور اس صورت میں بورڈر اس کی تواضع کر سکتا ہے۔ بورڈر کے سخت بیمار ہونے کی صورت میں اس کے رشتہ دار کو اس کے پاس رہنے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔

(۱۳) ہر احمدی بورڈر کے لئے ضروری ہے۔ کہ اسلام اور احمدیت کی تعلیم کے مطابق عمل کرے اور اس بارے میں سپرنٹنڈنٹ کی نگرانی کو قبول کرے۔ کسی احمدی بورڈر کو داڑھی منڈانے کی اجازت نہ ہوگی۔

(۱۴) ہر احمدی بورڈر کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ اسلامی تعلیم کے مطابق باقاعدہ باجماعت نماز ادا کرے۔ اور رمضان کے مہینہ میں روزے رکھے۔ سپرنٹنڈنٹ یا کوئی اور شخص جسے وہ مقرر کرے امام الصلوٰۃ ہوگا۔

(۱۵) مذہبی۔ اخلاقی۔ معاشرتی اقتصادی۔ تاریخی اور ادبی موضوعات پر ہفتہ وار یا پندرہ روزہ جلسے کہ سپرنٹنڈنٹ کا انتظام ہو۔ لیکچر ہوا کریں گے۔ ہر طالب علم کا ایسے جلسوں میں باقاعدہ طور پر حاضر ہونا ضروری ہے۔

(۱۶) دن کے مناسب اوقات میں سپرنٹنڈنٹ قرآن کریم۔ حدیث اور کتب جماعت احمدیہ کا درس دے گا اگر وہ خود ایسا نہ کرسکے۔ تو وہ کسی اور شخص کو اس غرض کے لئے مقرر کرے گا۔

(۱۷) سپرنٹنڈنٹ بورڈروں کی اخلاقی اور مذہبی نگرانی کا ذمہ دار ہوگا۔

(۱۸) سپرنٹنڈنٹ طالب علموں کے مطالعہ پر عام نگرانی رکھے گا۔ اور خیال رکھے گا کہ ہر بورڈر مطالعہ کے لئے پوری توجہ اور وقت صرف کرتا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ بورڈروں کی عام خیر و عافیت کا بھی خیال رکھے گا۔

(۱۹) طلبا کو ہر اس کھیل کی ممانعت ہے۔ جس پر سپرنٹنڈنٹ کو اعتراض ہو نیز انہیں کوئی ایسا تفریحی شغل اختیار کرنے کی اجازت نہیں۔ جو کسی رنگ میں دوسرے طلباء کے مطالعہ یا آرام میں مخل ہوتا ہو۔ تاش یا شطرنج وغیرہ کھیلنے کی ہوسٹل میں اجازت نہیں۔

(۲۰) طلبا کو سگرٹ نوشی یا تمباکو کے استعمال کی اجازت نہیں۔

(۲۱) طلبا کو ہوسٹل کے ملازموں سے روپیہ قرض لینے کی ممانعت ہے اسی طرح سپرنٹنڈنٹ اور ملازم بھی بورڈروں سے قرض نہیں لے سکتے۔

(۲۲) طلبا کو چاہیئے۔ کہ جب ہوسٹل کا میڈیکل ایڈوائیزر ہوسٹل میں طلباء کے طبی معائنہ کے لئے آئے تو وہ اپنے آپ کو اس مقصد کے لئے پیش کریں۔

(۲۳) طلبا کے والدین یا سرپرستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ تمام روپیہ سپرنٹنڈنٹ کی معرفت بھیجیں جو بورڈروں کے اخراجات کی عام نگرانی کرے گا۔

(۲۴) طلبا کی جسمانی۔ اخلاقی۔ مذہبی اور تعلیمی سرگرمیوں کی سہ ماہی رپورٹ باقاعدہ طور پر ان کے سرپرستوں اور ناظر تعلیم و تربیت قادیان کو بھیجی جائیگی

(۲۵) کوئی بورڈر سپرنٹنڈنٹ سے پہلے اجازت حاصل کئے بغیر نوٹس بورڈ یا ہوسٹل کی عمارت کے کسی حصہ پر کوئی نوٹس یا تحریر۔ تصویر۔ کارٹون یا کوئی نشان چسپاں نہ کرے گا۔

(۲۶) ہوسٹل کے ملازم سپرنٹنڈنٹ کے ماتحت ہیں۔ لہٰذا ان کے خلاف شکایات سپرنٹنڈنٹ کے نوٹس میں لانی چاہئیں۔ طلبا کو ملازموں سے بدکلامی سے پیش آنے یا انہیں کسی قصور کے لئے سزا دینے کی اجازت نہیں وہ نافرمانی وغیرہ کے معاملات کی رپورٹ سپرنٹنڈنٹ سے کرسکتے ہیں لیکن کسی صورت میں ایسے معاملات کو اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتے۔

(۲۷) کمروں کو صاف اور ستھرا رکھنا ضروری ہوگا۔ عمارت کی دیواروں اور دروازوں وغیرہ پر کچھ نہ لکھا جائے نہ کوئی نشان لگایا جائے۔

(۲۸) کھڑکیوں اور دروازوں کے شیشوں یا ہوسٹل کے کسی اور سامان کے نقصان کی تلافی قصوروار شخص سے کرائی جائے گی۔

(۲۹) ہوسٹل ترک کرنے کے لئے تحریری طور پر سپرنٹنڈنٹ سے درخواست کرنی چاہیئے۔

(۳۰) اخراجات خوراک جو زیادہ تر طلبا کے اپنے شوق اور خواہش پر منحصر ہوتے ہیں۔ ان کا اندازہ ۱۰ سے ۱۲ روپیہ ماہوار تک لگایا جاسکتا ہے

(۳۱) کچن اور دوسرے معاملات طعام کا انتظام خود طلبا کے ہاتھ میں ہوگا۔ لیکن سپرنٹنڈنٹ اس کی عام نگرانی کرے گا۔ اور وہ خاص حالات میں مداخلت بھی کرسکتا ہے۔

(۳۲) کچن صرف ہوسٹل کے ممبران کے لئے ہوگا۔ دوسروں کے لئے سپرنٹنڈنٹ کی اجازت ضروری ہوگی۔

(۳۳) سپرنٹنڈنٹ کی رضامندی کے تابع مینیجر انتظام خوراک اور سٹور کیپر کو ہر مہینہ طلبا منتخب کریں گے۔

(۳۴) مینیجر انتظام خوراک اور سٹور کیپر ملازموں کے کام کی نگرانی کریں گے۔ اور اس امر کا خیال رکھیں گے۔ کہ کچن اور برتنوں کو صاف ستھرا رکھا جاتا ہے

(۳۵) فیس طعام مینیجر خوراک کو مقررہ تاریخ سے قبل دی جانی چاہیئے۔ کوتاہی کرنے والوں کو سپرنٹنڈنٹ کی اجازت سے خوراک کے استعمال سے محروم کیا جاسکتا ہے۔

(۳۶) جو ممبران کسی وقت کی حاضری میں شامل نہ ہونا چاہیں۔ انہیں چاہیئے کہ مینیجر انتظام خوراک کو باقاعدہ اطلاع دیں بصورت دیگر ایک غیر حاضر شخص سے بھی خوراک کا خرچ چارج کیا جائیگا۔

(۳۷) ایک کچن کے انتظام خوراک میں ۲۰ طلبا تک ایک باورچی اور ایک خادم رکھا جائے گا۔ اگر طلباء کی تعداد ۲۰ سے زیادہ اور ۲۶ سے کم ہو۔ تو ایک خادم زائد رکھا جائے گا۔ اگر طلباء کی تعداد ۲۶ ہو یا ۲۶ سے زائد اور ۴۰ سے کم تو عام طور پر دو باورچیوں اور دو خادموں کی اجازت ہوگی۔ اگر طلبا کی تعداد ۴۰ سے بڑھ جائے لیکن ۶۴ سے کم ہو۔ تو ایک تیسرا خادم رکھا جاسکتا ہے۔ وعلیٰ ہذا القیاس

(۳۸) سپرنٹنڈنٹ کی طرف سے استثنائی اجازت کے سوا ہوسٹل کے ہر ممبر کے لئے ہوسٹل کے انتظام خوراک میں شامل ہونا اور ہوسٹل کے کچن سے کھانا کھانا ضروری ہے

(۳۹) بجلی کے متعلق نقصانات کی تلافی نقصان کرنے والے شخص سے کرائی جائے گی۔

(۴۰) کسی جائز ضرورت کے لئے غروب شمس سے لے کر طلوع آفتاب تک روشنی کی جاسکتی ہے لیکن بغیر ضرورت روشنی کر رکھنا منع ہے۔ سونے سے پیشتر روشنی کا بجھانا ضروری ہے۔ اسی طرح پنکھوں کو بغیر ضرورت چلاتے رکھنا منع ہے۔ اور اس بارے میں سپرنٹنڈنٹ عام نگرانی رکھے گا۔ بیمار بورڈر کے کمرہ میں سپرنٹنڈنٹ کی اجازت سے تھوڑی روشنی کا اور کم بجلی خرچ کرنے والا نائٹ لیمپ استعمال کیا جاسکتا ہے

(۴۱) بجلی کی وائرنگ اور فٹنگ میں کسی قسم کی تبدیلی یا مداخلت طلباء کے لئے سخت ممنوع ہے۔

(۴۲) ہوسٹل میں رہنے والے تمام اشخاص کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہوسٹل کے قواعد کی پابندی کریں۔ اور سپرنٹنڈنٹ کے نظم و نسق کے ماتحت ہوکر چلیں۔

(۴۳) سپرنٹنڈنٹ کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ ہر طالب علم سے اس کے کسی مبینہ جرم کے متعلق جواب طلب کرے۔ اسے سرزنش کرے۔ یا کسی طالب علم کو اس کے کسی جرم پر جرمانہ کرے۔ لیکن جرمانہ کے معاملات کو دفتر کے ریکارڈ میں رکھنا ضروری ہے۔ اور بغیر کسی تاخیر کے ناظر تعلیم و تربیت قادیان کو اس معاملہ

کی رپورٹ ارسال کی جانی چاہیئے۔ کسی ایک جرم کے لئے سپرنٹنڈنٹ پانچ روپے سے زیادہ جرمانہ نہیں کر سکتا۔ سپرنٹنڈنٹ ہر بورڈر کی نشست تبدیل کر سکتا ہے۔ کسی ایسے جرم کے متعلق جو سپرنٹنڈنٹ کے خیال میں کسی بڑی سزا کا مستحق ہو۔ سپرنٹنڈنٹ کو چاہیئے۔ کہ اس کی رپورٹ ناظر تعلیم و تربیت سے کرے۔

۴۴۔ تمام بورڈروں کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ سپرنٹنڈنٹ کے فیصلوں اور احکام کی تعمیل کریں۔ اس کے کسی حکم یا فیصلہ کے خلاف اپیل ناظر تعلیم و تربیت قادیان کے پیش کی جانی چاہیئے لیکن جب تک ایسی اپیل کا فیصلہ نہیں ہو جاتا۔ سپرنٹنڈنٹ کا حکم یا فیصلہ نافذ رہیگا۔

۴۵۔ اگر کسی بورڈر کے خلاف ناظر تعلیم و تربیت یا اس کی ہدایات کے ماتحت سپرنٹنڈنٹ کی طرف سے اخراج کا حکم منظور کیا جائے۔ اور وہ مقررہ وقت کے اندر ہوسٹل نہ چھوڑے۔ تو سپرنٹنڈنٹ اس کو بجبر نکالنے کے لئے پولیس کی امداد طلب کر سکتا ہے۔

۴۶۔ اگر ہوسٹل کے کاروبار کی نگرانی کے لئے ناظر تعلیم و تربیت کی طرف سے وارڈن مقرر کیا جاتا ہے۔ تو وارڈن کو نگرانی رہنمائی۔ کنٹرول تلاشی اور سزا کے معاملہ میں وہی اختیارات حاصل ہوں گے۔ جو سپرنٹنڈنٹ کو ہیں۔ اسے کسی بورڈر کو اس کے کسی جرم میں دس روپے تک جرمانہ کرنے کا بھی اختیار ہوگا۔ وارڈن سپرنٹنڈنٹ کے کام کی عام نگرانی کرے گا۔ اور موخر الذکر وارڈن کی جاری کردہ تمام ہدایات کے مطابق عمل کرے گا۔ بشرطیکہ وہ ان قواعد سے یا ناظر تعلیم و تربیت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات سے متصادم نہ ہوتی ہوں۔

۴۷۔ سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل کی حدود میں سکونت پذیر ہوگا۔ وہ ناظر تعلیم و تربیت کی اجازت کے بغیر اپنے سٹیشن کو نہیں چھوڑ سکتا۔ لیکن کسی اشد ضرورت کے وقت وہ وارڈن کی اجازت سے سٹیشن کو چھوڑ سکتا ہے۔ لیکن اگر وارڈن بھی موجود نہ ہو۔ تو جماعت احمدیہ لاہور کے مقامی امیر کی اجازت سے ایسا کر سکتا ہے۔ لیکن ایسی صورت میں اس کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ فوراً ناظر تعلیم و تربیت کو اپنی غیر حاضری کی اطلاع دے۔

۴۸۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان کے حکم یا اجازت کے بغیر کسی بورڈر کو ہوسٹل سے خارج نہیں کیا جائے گا۔ لیکن اشد ضروری حالات میں جبکہ ناظر سے بروقت مشورہ کرنا ناممکن ہو۔ اور معاملہ ایسا ہو۔ کہ اس میں تاخیر بہت نقصان کا موجب ہوتی ہو سپرنٹنڈنٹ وارڈن کی تحریری اجازت سے یا اگر وارڈن موجود نہ ہو۔ تو مقامی امیر کی تحریری اجازت سے کسی بورڈر کو ہوسٹل سے خارج کر سکتا ہے۔ لیکن ایسے تمام معاملات کی رپورٹ فوری طور پر ناظر تعلیم و تربیت سے کرنی چاہیئے وہ جس طرح مناسب سمجھے گا۔ فیصلہ کرے گا۔

۴۹۔ ناظر تعلیم و تربیت کی اجازت اور منظوری کے تابع سپرنٹنڈنٹ اس امر کی کوشش کرے گا۔ کہ یونیورسٹی کے اربابِ اختیارات سے ہوسٹل کے لئے گرانٹ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اور اس بارے میں ضروری اور مناسب تدابیر اختیار کرے گا

۵۰۔ جماعت احمدیہ لاہور کے امیر کو اختیار ہوگا۔ کہ ہوسٹل کا معائنہ کرے۔ اور ہوسٹل سے متعلق تمام امور میں سپرنٹنڈنٹ کو مشورہ دے۔

۵۱۔ قواعد سے عدم واقفیت قواعد شکنی کے لئے کوئی عذر نہ ہوگا :

مرزا بشیر احمد ایم۔ اے
ناظر تعلیم و تربیت
قادیان

انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب کے نصائح

افسرانِ پولیس کو

پولیس کیونکر مفید اور ہردلعزیز بن سکتی ہے

مسٹر بی۔ ایل۔ اوروڈ انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب نے پھلور ٹریننگ سکول میں کامیاب نوجوانوں کو انعامات تقسیم کرتے ہوئے جو تقریر کی۔ وہ زریں حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے۔ اور اگر افسرانِ پولیس ان نصائح کو اپنا دستور العمل بنالیں۔ تو پنجاب پولیس کیا سارے ہندوستان کی پولیس ایک باعزت اور قابلِ فخر چیز بن سکتی ہے۔ پولیس کا محکمہ جو اپنے نقائص کی وجہ سے بدنام ہے۔ وہ انگلستان کے محکمۂ پولیس کی طرح ایک باوقار اور باعزت محکمہ بن سکتا ہے۔ وہ تقریر جو کہ سول اینڈ ملٹری گزٹ ۲۷ر مارچ ۱۹۳۸ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"صاحب موصوف نے کہا۔ آپ لوگ جو اس سکول کو چھوڑنے والے ہیں۔ آپ کے اساتذہ نے پوری محنت سے محکمۂ پولیس سے متعلق تمام تفاصیل سے آپ کو واقف کر دیا ہے۔ اور جو تعلیم آپ کو دی گئی ہے۔ آپ عنقریب اسے عمل میں لانے والے ہیں میں اس وقت آپ کے کام کے اصطلاحی پہلو کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ البتہ میں آپ کو اور خصوصًا ان نوجوانوں کو جو اس محکمہ میں نئے بھرتی ہوتے ہیں۔ اس بارے میں چند نصائح کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آئندہ ان کو پبلک کی خدمت کرنے میں کیا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ میں نے "خدمت" کا لفظ عمداً استعمال کیا ہے

دنیا میں پبلک کی خدمت کرنے سے بڑھکر اور کوئی چیز نہیں۔ چاہیئے کہ آپ اس اصول کو اپنی آئندہ زندگی میں اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔ آپ کو قدم قدم پر اہم امور کا فیصلہ کرنے کی ضرورت پیش آئیگی۔ اس وقت آپ کہیں گے۔ اس خاص کام کے کرنے کے کئی طریق ہیں۔ مجھے کونسا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ آپ کو اپنے دل میں یہ سوال کرنا چاہیئے۔ کہ کونسا طریقہ عوام کی بہترین خدمت کرنے کا ہو سکتا ہے۔ اس سوال کے جواب میں جو طریق آپ کی سمجھ آئے۔ اس پر عمل کریں۔ پھر آپ کا قدم کبھی غلطی پر نہیں اٹھیگا۔

عنقریب آپ میں سے بعض سٹیشن ہاؤس افسر لگنے والے ہیں۔ اور یہ عہدہ اپنی ذمہ داریوں اور اختیارات کے لحاظ سے اسی قسم کے دوسرے عہدوں کے مقابلے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ تھانیدار ایسا آدمی ہونا چاہیئے۔ جو جلد صحیح فیصلہ پر پہنچ جانے والا ہو۔ چال چلن اور شخصیت اعلےٰ درجہ کی رکھتا ہو۔ وہ شیر کی مانند بہادر ہو اور ایک منصف کی طرح غیر جانبدار ہو۔ روز روشن کی طرح دیانتدار ہو۔ اور اخلاق ایسے پسندیدہ رکھتا ہو۔ جیسے کسی درباری کے ہوتے ہیں۔ انہیں سے بعض خوبیاں انسان کے اندر پہلے ہی موجود ہوتی ہیں۔ اور جو نہ ہوں انکو پیدا کیا جا سکتا ہے۔

پس جو خوبیاں تمہارے اندر

موجود نہیں۔ تم ان کو پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ پھر تمہارا کامیاب ہو جانا یقینی امر ہو جائے گا۔ جب تک کسی آدمی کو ان لوگوں کا جن کے درمیان وہ کام کرتا ہے اعتماد اور اتحاد عمل حاصل نہ ہو وہ اچھا تھانیدار نہیں بن سکتا۔ خواہ وہ کتنا ہی اچھا سراغ رساں کیوں نہ ہو۔ اس لئے تمہیں چاہیئے کہ اپنے اچھے سلوک سے لوگوں کا اعتماد حاصل کرو۔ اس مقصد کے حاصل کرنے کا پہلا ذریعہ یہی ہے کہ تم میں دیانتداری خوش معاملگی کا وصف ہو۔ دیانتداری کے تنگ راستے سے بھٹک جانے کے لئے تمہارے سامنے بہت سے محرکات آئیں گے۔ اگر تم ان محرکات کا شکار ہو گئے۔ تو علاوہ مجرم ہونے کے تم لوگوں کا اعتماد بھی کھو بیٹھو گے۔ پس لوگوں سے بے لاگ اور اچھا سلوک کرو تاکہ تم ان کا اعتماد حاصل کر سکو۔ مگر ان کا اعتماد حاصل کر لینا ہی کافی نہیں۔ ان کے دل میں تمہاری عزت ہونی چاہیئے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ تم ان کے ساتھ اخلاق سے پیش آؤ۔ مجھے یقین ہے کہ پولیس کا جو افسر بھی گالی دیتا ہے وہ ایک بد دیانت آدمی سے زیادہ غیر ہردلعزیز ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ زیادہ نقصان رساں بھی ہوتا ہے۔ شرفاء کے نزدیک اور میری مراد شریف سے ہر وہ آدمی ہے جو بھلا مانس اور نیک منش ہو۔ خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو۔ گالی گلوچ کرنا اور مغلظات سنانا نہایت ہی قابل نفرین فعل ہے۔ بد زبانی ظالم کا شعار ہے اور کوئی آدمی ظالم کی عزت نہیں کرتا اور نہ اس کی شکل دیکھنا گوارا کرتا ہے اگر تمہیں کبھی جھڑکنے یا ڈانٹ ڈپٹ کرنے کی ضرورت پیش آ بھی جائے۔ تو باوقار طریق سے جھڑکو۔ مگر گالی گلوچ نہ کرو۔

جب میں پبلک سے نیک برتاؤ کا ذکر کر رہا ہوں۔ تو مجھے دو امور کا ذکر ضرور کرنا چاہیئے۔ اور دونوں امور ایسے ہیں۔ جنہوں نے محکمہ پولیس کو بدنام کر رکھا ہے۔ اور نگران افسران کی انتہائی کوشش یہی ہے کہ یہ دونو باتیں جڑ سے اکھاڑ دی جائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک حد تک تو ہمیں کامیابی ہوتی ہے مگر مجھے اور میرے افسروں کو ہرگز اطمینان نہیں ہو سکتا۔ جب تک ان خرابیوں کا سد باب نہ ہو جائے۔ ان خرابیوں میں سے ایک یہ ہے۔ کہ جھوٹی یا مبالغہ آمیز شہادت گذرانی جائے۔ جو افسر جان بوجھ کر جھوٹی شہادت گزارتا ہے۔ میں اس کے متعلق یہی کہہ سکتا ہوں۔ کہ وہ اس محکمے میں رہنے کے قابل نہیں۔ وہ ایک سنگین جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور بدترین سزا جو قانون اسے دے سکتا ہے دینی چاہیئے۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ مستغیث ایک شہادت گذارتا ہے۔ جو تفتیش کنندہ افسر کو جھوٹی معلوم ہوتی ہے اگر تمہیں وہ شہادت جھوٹی معلوم ہوتی ہے تو تم اسے جھوٹی ثابت کر دو۔ اور اس میں تمہیں کوئی مشکل پیش نہیں آ سکتی تم اسے قبول نہ کرو۔ لیکن بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ تم سمجھتے ہو کہ شہادت جھوٹی ہے مگر تم اسے غلط ثابت نہیں کر سکتے ایسی صورت میں دیانت داری اور انصاف کا عام اصول تمہارے مد نظر رہنا چاہیئے علاوہ ازیں تمہیں عدالت کو دھوکا نہیں دینا چاہیئے۔ مجرموں کو بے شک سزا دلاؤ مگر عدالت کو یہ یقین دلانے کی کوشش نہ کرو۔ کہ جس کو تم مشتبہ سمجھتے ہو۔ عدالت بھی اس کو مشتبہ سمجھے۔

دوسرا نقص جس کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے وہ ملزم سے بدسلوکی کرنا ہے۔ تاکہ مار مار کر اس سے سراغ نکلوایا جائے۔ اس خرابی کا جو اخلاقی پہلو ہے۔ اس کے متعلق میں اپنے محترم پیشرو مسٹر ایورٹ کا قول نقل کر دینا کافی سمجھتا ہوں۔ وہ فرماتے ہیں ان خرابیوں کے متعلق صرف ایک ہی بات کہی جا سکتی ہے۔ اور وہ یہ کہ یہ خرابیاں اپنی ذات میں مجرمانہ رنگ رکھتی ہیں۔ اور کوئی معقول وجہ ان کی تائید میں پیش نہیں کی جا سکتی۔ اس قسم کا ایک واقعہ بھی سارے صوبے کی پولیس کو بدنام کر سکتا ہے اور خاص کر اس ضلع کی پولیس کو جس میں ایسا وقوعہ ہو جائے۔ قطع نظر اس کے کہ ایسا جرم، جہاں ایک لمبی سنگین سزا کا مستوجب ہے۔ اپنی ناقابلیت کا بھی ثبوت ہے۔ ایک ہوشیار افسر دانائی سے سوالات کر کے اور بہتر سلوک کر کے ضروری سراغ نکلوا سکتا ہے۔ مگر وہ افسر جو کسی مشتبہ آدمی یا ملزم کو مار پیٹ کر کے اقبال جرم کراتا ہے۔ وہ صرف مجرم ہی نہیں بلکہ بے وقوف بھی ہے۔ وہ اخلاقی لحاظ سے اور دماغی لحاظ سے برا آدمی ہے۔ پس تمہیں چاہیئے کہ اپنے ماتحتوں میں اس قسم کی خرابیوں کی دیکھ بھال کرتے رہو۔ اور اگر کوئی ان خرابیوں کا مرتکب ہو۔ تو اس پر ذرا رحم نہ کرو۔ اور اسے محکمے سے دھکے دے کر نکال دو۔

ایک احمدی کا اعزاز

مونٹ آبو کے شفاخانہ حیوانات کی تازہ انگریزی رپورٹ میں مسٹر رائٹ آنریری سیکرٹری نے ڈاکٹر سید محمد سعید صاحب...

محمود بڈمنٹن ٹورنامنٹ

یکم اپریل سے محمود بڈمنٹن ٹورنامنٹ شروع ہوا جس میں قادیان کے ۶ کھلاڑیوں نے حصہ لیا بعض غیر احمدی اصحاب نے بھی شرکت کی۔ آج ۵ راپریل کو ٹورنامنٹ کا فائنل میچ ہوا جس میں ڈاکٹر احمد خان صاحب آف نور ہسپتال کامیاب ہوئے ڈاکٹر صاحب موصوف کو چاندی کا کپ اور دیگر سپیشل انعامات دیئے گئے۔ چیدہ چیدہ کھلاڑیوں کو بھی انعامات دئے گئے۔

(محمود احمد جنرل سیکرٹری۔ محمود الیکٹرک سٹور قادیان)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۴ اپریل۔ سر سکندر حیات خان نے شہید گنج سے متعلق اپنے بیان کے دوران میں اعلان کیا تھا کہ اس مسئلہ کا خاطر خواہ تصفیہ کرانے کے امکانات پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے گی۔ چنانچہ اس کمیٹی کے ارکان کا اعلان کر دیا گیا ہے جو یہ ہیں۔ (۱) خواجہ غلام حسین (۲) ملک برکت علی (۳) مسٹر گابا۔ (۴) شیخ کرامت علی (۵) ڈاکٹر گوپی چند بھارگو (۶) دیوان چمن لال (۷) سردار سمپورن سنگھ (۸) لالہ مکند لال پوری (۹) سردار اجل سنگھ (۱۰) میر مقبول محمود (۱۱) مسٹر سلیم ایڈووکیٹ جنرل۔ (۱۲) وزیر ترقیات (۱۳) وزیر خزانہ (۱۴) وزیر اعظم

قاہرہ ۴ اپریل۔ مصری پارلیمنٹ کے انتخابات میں وفد پارٹی کو سخت ناکامی ہوئی ہے۔ اس وقت تک حکومت ۹۶ نشستیں حاصل کر چکی ہے۔ سعد پارٹی کو ۷۹۔ انڈی پنڈنٹ پارٹی کو ۵۹ اور وفد پارٹی کو صرف ۱۲ نشستیں حاصل ہوئی ہیں۔ انتخابات میں ناکام رہنے والوں میں سابق وزیر اعظم نحاس پاشا بھی شامل ہیں۔ انتخابات کے دوران میں ۹ آدمی ہلاک ہوئے

کراچی ۴ اپریل۔ حکومت سندھ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آنریری مجسٹریٹوں کے عہدوں کو منسوخ کر دیا جائے لیکن نئے انتظام تک موجودہ آنریری مجسٹریٹ ہی کام کریں گے۔

جبل الطارق ۴ اپریل۔ اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ فرینکو کی فوج نے لریڈا پر بھی قبضہ کر لیا ہے اس کے علاوہ دیگر مقامات پر بھی باغی جیت رہے ہیں۔ شمالی کٹلونیا میں باغی فوجیں فرانسیسی سرحد کے ساتھ ساتھ دور تک آگے بڑھ رہی ہیں۔ فرانکو کے باغیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ جب سے حملوں کا نیا سلسلہ شروع ہوا ہے ہم تیرہ ہزار مربع میل علاقہ فتح کر چکے ہیں۔

کلکتہ ۴ اپریل۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں بنگال میں کانگرسی و غیر کانگرسی گروہوں کے ارکان پر مشتمل اتحادی وزارت کے قیام کے امکانات پر غور ہو رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حزب مخالف کے غیر کانگرسی گروہوں کی طرف سے کانگرس ورکنگ کمیٹی میں ایک تحریری بیان پیش کیا گیا ہے اور ورکنگ کمیٹی کے ممبر اس بیان کے متعلق کرشک پارٹی کے مسلمان نمائندوں سے تبادلہ افکار کر رہے ہیں۔

کلکتہ ۴ اپریل۔ آج کانگرس ورکنگ کمیٹی نے شہید گنج کے مسئلہ پر بھی غور کیا۔ مگر کوئی آخری فیصلہ نہ ہو سکا

کلکتہ ۴ اپریل۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے اڑیسہ کے قائم مقام گورنر کے تقرر کے متعلق ایک ریزولیوشن منظور کر کے ظاہر کیا ہے۔ کہ اڑیسہ کے ایک افسر کو جو وزراء کے ماتحت کام کر چکا ہے۔ قائم مقام گورنر مقرر کرنا نہایت نامناسب ہے نیز گورنر جنرل اور وزیر ہند کو توجہ دلائی ہے کہ اس تقرر پر نظر ثانی کریں۔ ریزولیوشن کے آخر میں اڑیسہ کے وزیروں کو مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ اگر وزیر ہند یا گورنر جنرل اس مشورہ کو نہ مانیں تو وزیر مستعفی ہو جائیں۔

لاہور ۴ اپریل۔ آج پنجاب اسمبلی میں میر مقبول محمود نے مسلم اوقاف بل کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر کرنے کی تحریک پیش کی۔ اس بل سے مقاصد یہ ہیں۔ کہ تمام مسلم اوقاف جن میں مسجدیں۔ قبرستان۔ خانقاہیں وغیرہ سب شامل ہیں ان کا بہتر انتظام کیا جائے اور ان کی پوری پوری حفاظت کی جائے۔ اوقاف کے معاملہ میں اسلامی شریعت کا فیصلہ ناطق سمجھا جائے گا بعض درگاہوں کو مستثنےٰ قرار دیا جائیگا میاں عبد الحی وزیر تعلیم نے کہا۔ کہ اگر رائے عامہ نے اس بل کی حمایت کی۔ تو گورنمنٹ لازمی طور پر اس بل کی حمایت کریگی۔ مگر اس وقت وہ بالکل غیر جانبدار رہنا چاہتی ہے۔ رائے لینے پر تحریک پاس ہو گئی

جالندھر ۴ اپریل۔ پنڈت مہر چند صاحب پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی کالج جالندھر نے مقامی آریہ سکول میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس وقت پنجاب یونیورسٹی کے ماتحت جو تعلیمی ادارے ہیں۔ ان کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ یونیورسٹی کیلئے ان کا انتظام کرنا مشکل ہے اور صوبہ میں دو یا تین یونیورسٹیاں قائم کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے آخر میں کہا۔ کہ جالندھر میں یونیورسٹی کرنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

نئی دہلی ۴ اپریل۔ آج مرکزی اسمبلی میں آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر نے ٹیرف ایکٹ ۱۹۳۴ء میں ترمیم کے لئے بل پیش کیا۔ بل کا مقصد یہ ہے۔ کہ چاولوں کے ٹوٹہ کی برآمد پر جو محصول عاید کیا ہے اسے مزید ایک سال کے لئے جاری رہنے دیا جائے۔ بہت سے ارکان نے بحث میں حصہ لیا جس کے بعد بل پاس ہو گیا

پشاور ۴ اپریل۔ خان محمد سرفراز خان طاہر خیلی ڈپٹی سپیکر سرحد اسمبلی کے خلاف جو انتخابی عذرداری دائر تھی۔ اس کا فیصلہ سناتے ہوئے الیکشن ٹریبونل نے مسٹر طاہر خیلی کے انتخاب کو ناجائز قرار دیدیا ہے اور حکم جاری کیا ہے۔ کہ وہ چھ سال تک انتخاب میں کھڑے نہیں ہو سکتے۔ مسٹر محمد زمان (کانگرس) نے خان بہادر محمد زمان خان کے خلاف جو عذرداری دائر کی تھی۔ اس کو بھی منظور کر کے حکم دیا گیا ہے کہ خان بہادر مذکور کو چھ سال تک انتخاب میں کھڑے ہونے کے حق سے محروم رکھا جائے۔

کلکتہ ۴ اپریل۔ آج کانگرس ورکنگ کمیٹی نے افغانستان کے خشک میووں کے بائیکاٹ اور ان کے خلاف ایجی ٹیشن کے مسئلہ پر بحث کی۔ اس مسئلہ کو مولانا ابو الکلام آزاد کے سپرد کر دیا گیا ہے جو ہندوستان کے تجارتی مفاد اور ہندوستانیوں کی پوزیشن کے تحفظ کے لئے ہندوستان اور کابل کے حکام کے ساتھ گفت و شنید کریں گے۔

لاہور ۴ اپریل۔ آج پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں سر سکندر حیات خان نے کہا۔ کہ چونکہ گذشتہ دو تین دن سے لاہور میں گرمی بڑھ گئی ہے۔ اس لئے بہتر ہے۔ کہ اجلاس کے وقت میں تبدیلی کر دی جائے سپیکر نے کہا میں آنریبل وزیر اعظم کی تجویز سے متفق ہوں۔ مجھے آنریبل ممبروں کی نسبت زیادہ تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ وہ تو ہاؤس میں ننگے سر بیٹھ سکتے ہیں لیکن مجھے وِگ پہن کر بیٹھنا پڑتا ہے۔ آخر یہ تجویز کہ ۹ بجے سے ایک بجے بعد دوپہر تک اجلاس منعقد کیا جائے اتفاق رائے سے منظور ہو گئی۔

وی آنا ۴ اپریل۔ آسٹریا کے کیتھولک عیسائیوں کے لاٹ پادری نے نازی استصواب رائے عامہ کی تائید میں اعلان کیا تھا۔ کہ کیتھولک عیسائی آسٹریا اور جرمنی کے اتحاد کی حمایت میں ووٹ دیں۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ پوپ نے اس اعلان کے خلاف ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔

نئی دہلی ۴ اپریل۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں کمانڈر انچیف نے ایک اعلان کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت ہند نے وزیر ہند کو لکھا ہے کہ برطانیہ کی جدید پالیسی کی وجہ سے ہندوستان کی برطانوی فوج کے اخراجات بڑھ گئے ہیں۔ وزیر اعظم برطانیہ نے اس مسئلہ پر غور و فکر کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ چنانچہ حکومت ہند عنقریب اپنی تجاویز وزیر ہند کے پاس بھیج دیگی۔ مزید کہا۔ کہ اس سے زیادہ کچھ بیان کرنا پبلک کے مفاد کے خلاف ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی